بسم اللہ الرحمن الرحیم

یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھہم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون.

سبحان اللہ یہ وہ دین متین اور خلاصۃ الادیان ہے جس کے حق مین خداوند تعالیٰ فرقان مجید مین فرماتا ہے. ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو فی الاخرۃ من الخاسرین. اور یہ وہ راہ نجات اور صراط المستقیم ہے جسکے نعت مین وارد ہے وہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون. یہ وہ نور مصباح صداقت ہے جسکے بجھانے کے لئے آجتک لاکہون آدمیون نے مکر باندہی مگر بجز ندامت وخسارت کچہ نہین پایا یہ وہی کالشمس فی النہار آشکارا ہے کہ جس مذہب سے اہل یورپ نے اہل اسلام کے مقابل خواہ بطور مباحثہ ومناظرہ خواہ بطور محاربہ ومقاتلہ قدم جرات انہایا تو سوائے اینکہ انہون نے اپنے ہی دین کی ہتک کی اور کچہ نتیجہ نہین نکلا کیونکہ یہ دین حقہ اسلام اور مذہبون کے ابطال مین ایسے دلایل قاطعہ وحجج براہین ساطعہ دکہلاتا ہے کہ منکرین ومخالفین پر راہ گریز تنگ ہوتی ہے. کس نے یہودیون کو پسپا کرکے اپنے وطنون سے جلاوطن کر دیا؟ کس نے زردشتی آتش پرستون کو زیر وزبر کرکے انکی سلطنت کو معدوم کر دیا؟ اسلام نے! کیونکہ اونہون نے اکثر اہل اسلام کو سامنا کیا ہر مذہب سے اہالی کہتے ہین کہ اسلام ہی ہے جو کہ ہر مذہب کے ترقی کو روکتا ہے چنانچہ خود عیسوی لوگ جنکا دبدبہ اسوقت بہ سبب حکومت انگلشیہ ہر کہ ومہ کو معلوم ہے یہ بات کہنے مین دریغ نہین کرتے ہین کہ جب تک اسلام ہندوستان وغیرہ ملکون مین قایم ہے تب تک دین عیسوی اچہی طرح نہین پہیل سکتی پس دیکہو کہ ہر مذہب کے لوگ اسلام کے نور کے بجہانے کے لئے حتی المقدور سعی کر رہے ہین تاکہ یہ لوگ ظلمت کفر مین چمکا در سے طرح اپنا پرواز دکہائین گے خصوصاً عیسائی لوگ جن کو پرلے درجے کا تعصب ہے اسی کام مین ہزارون روپیہ خرچ کرتے ہین اور کتابین اسلام کے مقابل شایع کرتے ہین اور عوام لوگون کو روغلا سے بہاری تنخواہین دیتے ہین مختصر ہر قسم کی کوشش اور ہر طرح سے تدابیر اسلام کے مخالفت مین چلاتے ہین مگر خدا کے فضل سے اسلام مین روز بروز ترقی پیدا ہوتی ہے باوجودیکہ عیسائی لوگ اتنے روپیہ خرچ کرکے اور محنتین برداشت کرتے ہین تو بہی اگر کوئی شخص پادریون کے چرب زبانی سے ان کے دام مین آگیا ایسا ہوتا ہے کہ جب اوس شخص نے دو چار برس مزے مین بہاری تنخواہین لیئے اور ہر طرح سے خاطر خواہ فرمے اور اسکے دور سے سلام کرکے اپنی راہ لیتا ہے بلکہ مین کہتا ہون کہ سب اشخاص جو کہ ہندوستان مین عیسائی ہوگئے ہین بہاری تنخواہون کے پابندی سے ظاہرا عیسوی پن مین ہین اگر اسی پادری عماد الدین صاحب کو اتنی بہاری تنخواہ ایکدفعہ بند ہوجاویگی تو مین بدعوی کہتا ہون کہ خود (اگرچہ مسلمان نہو) دین عیسوی سے بیزار ہوجاوے مگر خدا کا فضل دیکہو کہ باوجودیکہ اہل اسلام

سکے پاس نہ کوئی فنڈ اس کام کے واسطے مقرر ہے اور نہ کچھ بندوبست یا طمع لالچ کے نشان ہین تو بھی ہر ہفتہ دیکھو کہ کتنے مشرک اپنی راہ جہالت چھوڑ کے دین اسلام مین داخل ہوتے ہین اور کام مفت ہی نکلتا ہے اور عیسائی لوگ اسلام کا یہ شان و شوکت و چمک دمک و رونق اشاعت دیکھہ کر کیون نہ جلین اسی سبب سے جب اونہون نے دیکھا کہ روپیہ خرچ کرنے سے اور ہر طرح کی کوششون سے اسلام مین کچھ خلل نہین آتا ہے تو اب جھوٹے افواہین اوڑانے لگے تاکہ عوام لوگون کا دل تذبذب مین پڑے اور نو کرسچنون کا دل پائدار رہے۔ چنانچہ مین نے ایک پرچہ نور افشان مطبوعہ ۲۶ جون ۹۴ء دیکھا جس مین یہ خبر ذیل درج تھی۔ "کلکتہ مین جتنے یوروپین مسلمان ہوے تھے قریبًا سب کے سب مرتد ہو گئے۔ نور افشان دینوی لالچ کو دین سے کیا تعلق انتہی"۔

سبحان اللہ کیا صاحب نور افشان اور ان کے کارپینڈنٹ کی راستبازی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ جب مین نے صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ خبر سراسر دروغ بے فروغ ہے چنانچہ رسالہ ستارۂ احمدی کے ایڈیٹر صاحب کی چٹھی سے جو بنام مہتمم صاحب منشور محمدی کے آئی تھی جسکو مہتمم صاحب نے مجھے روانہ کیا تھا معلوم ہوا کہ یہ خبر جھوٹہ ہے بلکہ ایک طرح کا دھوکا ہے اب ہم یہان ناظرین اخبار کی تسلی و تشفی کے لئے ایڈیٹر موصوف کی خط کی نقل بجنسہ درج کرتے ہین وہ یہ ہے۔

مہربان عالم مولوی محمد شریف صاحب

السلام علیکم آپ کا پوسٹ کارڈ بدریافت حالات نو مسلمین کلکتہ آیا حال معلوم ہوا خدا کے فضل سے سب نو مسلم یہان بخیر و عافیت ہین کوئی نہین بھاگا اور نہ معاذ اللہ مرتد ہوا منشی نجم الدین و سراج الدین دونون روزانہ دلزلی اسکوئر مین وعظ کیا کرتے ہین جسکے سننے کو ہزارہا یوروپین و کالے کرستان سن سن کر متاثر ہوتے ہین مان انتظاما ہم مسلمانون نے اتنا البتہ کر دیا ہی کہ سب نو مسلم جو پہلے ایک ہی مکان مین رہتے تھے۔ اب مختلف جگہ رہتے ہین اور چونکہ بعضون کا تعلق بعض متعلقان منیا برج و حضرات ٹالی گنج سے یہان ہو گیا اس لئے وہ لوگ یہین چلے گئے اور بخیر و عافیت بسر کرتے ہین اسی کو کسی متعصب خلاف گو کالے کرستان نے بھاگ جانا لکھا ہوگا ان ایک نیا حال یہان یہ البتہ ہے کہ ایک پنجابی ہندو یہان آیا اور اپنے کو مسلمان بنام عبد الحق ظاہر کیا اور پہلے اپنے کو اہل حدیث مین شامل کر کے آمین رفع یدین وغیرہ کرنے لگا اور پھر بعد اسکے مقلدون مین شامل ہو کر اہل حدیث کو برا بھلا کہنے لگا اس کے چند روز کے بعد پادریون کے جال مین پھنسکر عیسائی ہو گیا خدا اوس سے سمجھے۔ اور ہمارا اخبار بحمد اللہ برابر جاری ہے اور آپ کے خدمت مین برابر روانہ کیا جاتا ہے۔ فقط

رحیم بخش محمدی پنجابی از کلکتہ مدرسہ اسلامیہ

ناظرین کے خدمت مین واضح ہو کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ نو مسلم پہلے ایک ہی جگہ رہتے تھے اب مسلمانون کے

351

ستقام سے وے مختلف جگہون مین رہتے ہین تو متعصب عیسائیون
نے موقع پاکر ان کے معزور ہو جانے کی خبر اڑادی
سکا سبب یہ ہے کہ جب سلام کی تعلیم کی خوبی یورپین
کے دلون پر کھل گئی اور بعض مسلمان بھی ہونے
لگے اس سے کالے عیسائیون کا آب و تاب اور گیا
اگرچہ اونہون نے بہت زور مارا لیکن کوئی تدبیر
نہ چلی اب جھوٹے شہر تین مشہور کرنے لگے تاکہ کالے
نوکر سچون کے دلون کو جو از حد تذبذب مین پڑے
ہے تسلی ہووے تو نتیجہ برعکس نکلے مگر اتنا بھی انہون
نے سادہ لوحی سے نہین سوچا کہ آخر سچ معلوم ہو جائیگا
بالفرض اگر یہ نومسلم بھاگ بھی جاتے تو معاذ اللہ
اسلام مین کیا خلل واقع ہوتا کیا ان کو نہین معلوم
کہ مغرور کتنے عیسائی عیسویت کو چھوڑتے ہین۔
اور جو نورافشان نے ایک ظلماتی رائے دی ہے یعنے
دنیوی لالچ کو الخ۔ بھلا ان لوگون کے عقل پر پتھر
پڑگئے ہین کہ اتنا بھی نہین سوچتے ہین کہ اہل اسلام
کے پاس کیا لالچ اور طمع کی امید ہے جس سے غیر مذہب
والے پھنس جائین گے اور کون فنڈ مقرر ہے جس سے
نومسلمون کو ترغیب دی جائیگی یہ بات ایسی ہی ہے
جیسے الٹے چور کوتوال کو ڈانٹے۔ اس جگہ ایک بات
یاد آگئی کہ ایک شخص نے اپنے باپ سے مرتے وقت پوچھا
کہ ای باپ مین کس طرح گذران کرون باپ نے حالت
نزع مین جواب دیا کہ اے بیٹے مین تجھ کو وصیت کرتا
ہون اگر تو چاہتا ہے کہ بغار غبالی گذران کریگا تو
اپنے طعن و عیب دوسرون پر لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ

ایسے لوگون کو ہدایت نصیب کرے۔ مورخہ ۲۵ نمبر ۳۶

الراقم ٹی۔ آر۔ پی۔ از کشمیر

بقیہ جواب نورافشان نمبر ۲۲

دوسری عہد عتیق و جدید مین خاص ایک ہی خدائے
واحد کی پرستش کا ذکر ہے اور دوسرے کی پرستش
و سجود کی سخت ممانعت و کفر ہے چونکہ اس قسم کے سب
آیات لکھنے سے طول فضول ہوتا ہے لہذا صرف مسیح کے
قول پاک پر جس سے سب انبیا اور کتابون پاک کی
سند ملتی ہے اکتفا کیا جاتا ہے دیکھو متی ۴ باب ۱۰
تب یسوع نے اوسے کہا ای شیطان دور ہو کیونکہ
لکھا ہے کہ تو خداوند اپنی خدا کو سجدہ کر اور اس
اکیلے کی بندگی کر۔ اب غور کرنا چاہیے کہ اگر مسیح مین
الوہیت یا شراکت خدائی ہوتی یا خدا دو تین ہوتے
تو مسیح بجائے اکیلے خدا کے حکم دیدیتے کہ لکھا ہے کہ
تو باپ بیٹے اور روح القدس کو سجدہ کر نہ کہ یون کہتے
کہ اوس اکیلے کی بندگی کر پس صاف معلوم ہوا کہ مسیح
خدا اور خدا کے شریک نہین ہین اور عبادت و سجدہ
خاص اوسی ایک خدا کو ہے جسنے مسیح کو اپنے قدرت
سے پیدا کیا اب جاے غور ہے کہ جب مسیح عبادت
مین شریک نہین تو پھر شراکت کیسی۔

تیسری۔ خدا نے ہژدہ ہزار عالم اور زمین و آسمان
و مافیہا کو پیدا کیا ہے اور اوسی کے قدرت سے سلسلہ
تخلیق و تکوین و تجدید جاری ہے اور رہے گا
اور مسیح نے اس وقت سے آجتک ایک پسو بھی
نہین پیدا کیا چنانچہ عہد عتیق و جدید اسپر شاہد ہین

تو پھر مسیح کیونکر خدا کا لاشریک سے شریک ہو گئے دیکھو جو کوئی کسی کے کام مین شریک ہوتا ہے تو حسب رسد حصہ شراکت اوسکو بھی وہی کام کرنا پڑتا ہے جو اوس کا دوسرا شریک کرتا ہے بھلا کوئی حصہ زمین یا آسمان یا کسی اور پیدایش کا مسیح نے بھی بنایا جی حضرت وہ زمین و آسمان کی حصہ کو تو کیا بناتے وہ تو اپنی آپ بھی اپنی کو نہ بچا سکے یہودیون نے پکڑ کر بڑی ذلت کے ساتھ قضیہ جھگڑا تمام کیا اور خود گڑگڑاتے چیختے چلاتے دم چھوڑ دیا۔

چونکہ خدا عالم الغیب ہے اور کوئی بات اسپر ماضی و حال و استقبال کی مخفی نہین ہے لیکن مسیح کو اس صفت سے کچھ بھی نصیب نہین ہے ایجازاً للاطناب دو تین اسناد جن سے مسیح علم غیب سے بے علم اور محض اجنبی معلوم ہوتے ہین نقل کرتا ہون۔

سند اول۔ ایکروز مجمع عام مین حضرت مسیح کی دامن کو ایک عورت نے چھو دیا چونکہ انبوہ کثیر تھا آپ نے بجانا کہ میری دامن کو کسنے پکڑا لہذا شاگردون سے دریافت فرمایا کہ میرا دامن کس نے پکڑا اور چارون طرف نگاہ کرتے اوسکو دیکھتے تھے دیکھو مرقس ۵ باب ۳۰۔ ۳۳ لوقا ۸ باب ۴۵ ۔ ۴۶۔ اگر مسیح غیب دان ہوتے تو اس شش و پنج مین نہ رہتے کہ میرا دامن کس نے چھوا بلکہ شاگردون سے اوسکا نام لیکر اوسکو تلاش کراتے۔

دوسری سند۔ مسیح علیہ السلام سے شاگردون نے دریافت کیا کہ قیامت کب ہوگی آپ نے اس معاملہ مین جو جواب دیا بجنسہ انجیل مقدس سے نقل کرتا ہون مرقس ۱۳ باب ۳۲ مگر اسدن اور اس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتہ جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا ہے۔ اگر مسیح شریک خدائی ہوتے ضرور قیامت کا دن جانتے۔ اور متی باب ۲۵ نمبر ۳۶ مین اس طرح ہے لیکن اوس دن اور اس گھڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتون تک کوئی نہین جانتا۔ ان دونون اناجیل کی عبارت سے ماسوا بیخبر علم غیب سے مسیح فرشتون سے کم رتبہ بھی معلوم ہوے یعنے آپ یون فرماتے ہین کہ مین تو کیا ہون فرشتہ بھی اس ساعت سے واقف نہین یعنے مسیح کا علم فرشتون کے علم سے کم ہے پس جاہل اور کم رتبہ کیونکر خدا اور خدا کا شریک ہو سکتا ہے۔

تیسری سند۔ ایک دفعہ آپ کو بھوک نے بہت غلبہ کیا دور سے ایک انجیر کا درخت دیکھکر آپ بامید کہانے انجیر کے اس درخت کے پاس تشریف لاے چونکہ موسم انجیر نہ تھا سوا ے پتون کے اسمین کچھ نظر نہ آیا لہذا آپ نے اوسکو بد دعا دی اور وہ سوکھ گیا دیکھو متی ۲۱ باب ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ مرقس ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۲۰ دیکھو یہان غیب دانی تو برطرف رہی آپ تو موسم و غیر موسم کی بھی شناخت نہین کر سکتے تھے پس باوجود ایسے بے علمی کے کیونکر خدا کے شریک ہو گئے یہان اس بحث سے جداگانہ ہمارا سوال ہے کہ درخت انجیر کی کیا خطا تھی جو حضرت مسیح نے اوسپر ایسا عتاب فرمایا۔

پانچوین۔ شریک کو بھی وہی اختیارات ہونی چاہئین جو
اوسکی دوسرے شریک کو ہین لیکن مسیح کو کچھ اختیار
نہین ہے سند اوسکی یہ ہے کہ جب زبدی کی بیٹون کی
ماا پنی بیٹون سمیت حضرت مسیح کے پاس آئے اور ان
سے استدعا کی کہ میرا ایک بیٹا تیرے داہنے اور دوسرا
باہین بیٹھے تو آپ نے فرمایا کہ سوائے خدا کے جو کو اختیار
نہین ہے اگر وہ چاہے تو بٹھلا سکتا ہے دیکھو متی
۲۰ باب ۲۰ و ۲۳ پھر جب مسیح کو خدا کی خدائی مین
اختیار نہین تو پھر شراکت کیسی۔

چھٹی۔ اوصاف عظمت وجلالت جو خدا کو ہی مسیح مین نہین
ہین اور عظمت وجلالت تو علحدہ رہی حضرت مسیح تو
آپ کو صالحین مین سے بھی نہین کہتے اور ایسا عجز شان
خدائی کے لایق نہین اسکا ثبوت یہ ہے کہ ایک دفعہ
ایک شخص نے آپ کو نیک اوستاد کہہ کر خدا کی تو
آپ نے اوسکو رد کدیا اور کہا کہ تو مجھے نیک کیون
کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا دیکھو متی
۱۹ باب ۱۶ و ۱۷ مرقس ۱۰ باب ۱۷ و ۱۸ لوقا ۱۸ باب
آپ نے آپ کو نیک کہلانا گوارا نہ کیا تو پادری صاحب
سے جوان کو کہلم کہلا خدا کا شریک ٹہرلتے یا خدا کہتے
ہین کیونکر خوش ہون گے۔

پادری صاحب کا یہ کہنا کہ وہ (یعنے مسیح) قادر مطلق ہوا
اور سب جگہ حاضر ناظر ہے اور کامل دانائی اور نیکی
سے معمور ہے سراسر غلط ہوا کیونکہ قدرت وعلم غیب
والوہیت ودیگر صفات آلہی سے مسیح بالکل خالی ہین
پادری صاحب خود اسی نمبر کے کالم ۲ سطر ۲۹ مین

فرماتے ہین کہ اون اوصاف بغیر جو کہ الہی صفات ہین
کوئی شخص کل مخلوقات اور موجودات پر حکومت نہین
کر سکتا پس اسی قول سے مسیح کی الوہیت وشراکت باطل
ہوی علاوہ اسکے مسیح کم رتبہ بھی ہین اور کم رتبہ والا
کسی طرح خدا ہو نہین سکتا جب تک مسیح مماثلت خدا مین
ہم پلہ نہون تب تک شریک خدائی ہو نہین سکتے۔
حضرت مسیح فرماتے ہین کہ لوگون کا ہر قسم کا گناہ اور کفر
معاف کیا جاویگا مگر وہ کفر جو روح سے حق مین ہو
لوگون کو معاف نہوگا۔ جو کوئی ابن آدم کے حق مین
بُرا کہے اسے معاف ہو سکیگا پر جو روح قدس کے حق
مین بُرا کہے اوسے ہرگز معاف نہ ہوگا۔ اس جہان
مین نہ اوس جہان مین۔ دیکھو متی ۱۲ باب ۳۱ و
۳۲ مرقس ۳ باب ۲۸ لوقا ۱۲ باب ۱۰ اب غور کیجئے
کہ جناب مسیح تو روح القدس سے بھی مماثل نہین خدا کی
تو کیا مماثل ہون گے کیونکہ حضرت عیسی کا گناہ تو
معاف ہو سکتا ہے مگر روح القدس کا جو گناہ کریگا
وہ معاف نہ ہوگا۔ اسی طرح سے خدائے بے مثل کا
روح القدس بھی مماثل نہین کیونکہ جناب مسیح فرماتے
ہین کہ روح القدس اپنے طرف سے کچھ نہین کہہ سکتے
جو کچھ خدا سے سنتی ہے وہ ہی کہتی ہے دیکھو یوحنا
۱۶ باب ۱۳ پس مسیح تو شریک روح القدس کی بھی
نہین ہو سکتی خدا کے شریک تو کیا ہون گے۔

اگرچہ پادری صاحبان کا دعوے خدا کے شریک
ٹہرانے کا ایسا نہین ہے جسپر کوئی اہل حق تردید
کے واسطے مستعد ہووے کیونکہ ہر ایک عاقل و

جاہل جانتا ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہین اور نہ ہوگا ورنہ وہ خدا نہین لیکن بہ نظر اس کے کہ دنیا طلب دین فروش لوگ پادریون کے دہوکے مین آجاتے ہین اور پادری صاحبان ان ترانیان ہانکا کرتے ہین کہ ہمارا جواب کسی سے نہ ہوا۔ اور یہ نہین سوچتے کہ پادریون کے مزخرفات وکفریات ولغویات ایسے ہوتے ہین جسپر بہ نظر تحقیر کوئی اہل حق متوجہ نہین ہوتا اس واسطے خادم دین اسلام نے اسپر قلم اوٹھانا بہتر جانا خدا کی وحدانیت وغیر شرکت کا بیان اگر مفصلاً عہد عتیق وجدید سے کیا جاوے تو ایک بڑی ضخامت کی کثیر الحجم کتاب ہوجاوے اور منشور محمدی کے کل ۱۲ صفحہ ہوتے ہین اسلئے عاقل کو اشارہ بس ہے فقط۔ راقم وہی غریب نانگل ضلع بجنور کا۔

ازوارالامامت

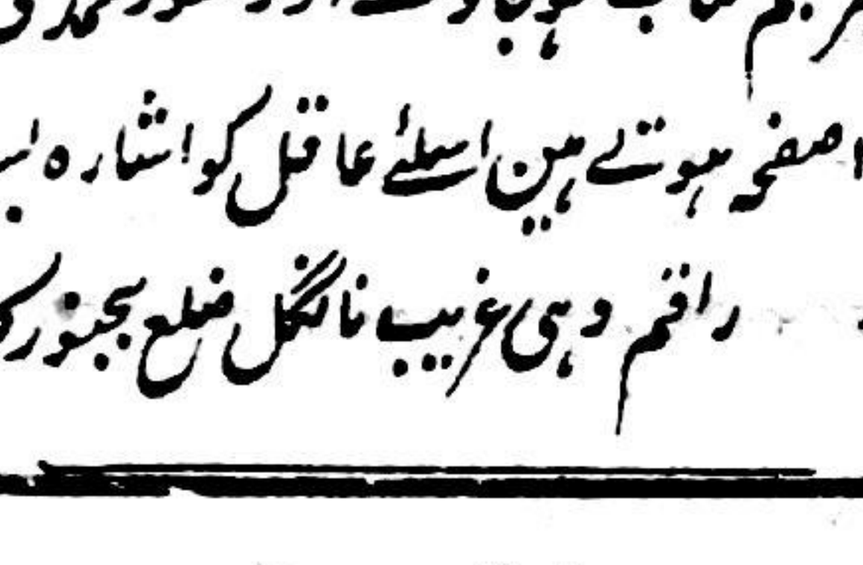

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اکرم الانسان وحلاہ بحلیۃ النطق و البیان وجعل اللسان ترجمان الجنان والصلوٰۃ والسلام وعلی من الفصاحۃ والبلاغۃ اعلی مکان وعلی اصحابہ واولی البیان والتبیان۔ وبعد زمانہ

نہ بہ نظر رفع شور وشر واشاعت علم وہنر بفحوای دان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اظہار فضائل اسلام بر ذمہ ہر فرد بشر اگر سلطان بحر وبر است یا گدای دریوزہ گر خصوصاً در تردید اغراضات یہود ونصاری بحکم فحکم قل یا اہل الکتاب لستم علی شئی حتی تقیموا التوریۃ والانجیل۔ الخ۔ از جمیع فرایض دینہ چہ از روزہ ونماز وچہ از حج وزکواۃ مقدم تر است لہذا حامی دین متین سرگرم خادم حضرت سید المرسلین حاجی حافظ ڈاکٹر مرزا مغل بیگ ابن مرزا محمد جان بیگ را بشرطیکہ تحمل از دحام عوام وتواضع در ہر محل ومقام وصداقت در بحث وکلام عادت دارند ملقب بہ نقب اخسر الواعظین طبقہ اول واجازت وعظ ونصاری دادہ شد لازم کہ سر عام زبان پند ووعظ بکشایند حتی الوسع عوام را از ہنگامہ وفساد باز دارند وجوابات کتب مخالفین اسلام برنگارند از فرقہ وقوم کسیکہ بجانب اسلام گرایدہ تلقینش سازند۔ ونجو کشتنش ابراز ندکہ منتہای رضای الٰہی وسرور حضرت رسالت پناہی ترقی دین اسلام است وبغیر این کوشش توقع رحمت وشفاعت خیال خام است

قناعت خو توکل پیشہ باشند
فنی دل درہمین اندیشہ باشند

اللہم انصر من نصر دین محمد واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلعم ولا تجعلنا منہم۔ فقط۔

محمد ابو المنصور

تحریر تاریخ ہفدہم شوال المکرم سنہ ۱۳۰۱ھ۔

بقیہ سوالات سابق

پس خبردار یہ توہم و وسوسہ ہرگز دل مین نہ لاؤ مین
نے تو اس پیغمبر مکی مدنی کو ازل مین کہ جب تمہاری
نمود بھی نہ تھی اپنی صداقت ظاہر کرنیکو برپا کیا ہے
مین اس نبیؐ کے دین کو خوب ہی آراستہ و پیراستہ
کرونگا کسواسطیکہ وہ میرے شہر مکہ معظمہ کو تعمیر نو
سے استوار کریگا اور اس مقدس گھر سے بتون کو
نکال پھینکیگا اور اسیران نفس شریر کو بلا اجرت رہائی
دیگا یعنے تعلیم نجات سے بت پرستان عرب و عجم کو میری
عذاب سے رہائی بخشیگا مین سچ کہتا ہون کہ یہ بات
ضرور ہو نہار ہے کس واسطیکہ مین اپنی ذات و صفات
مین یکتا ہون میرے روبرو کوئی عذا نہین ہوسکتا

یہان تک خطاب خاص بنی اسرائیل کو ہے پھر
آگے بائیسوین آیت سے تمام زمین کے باشندون
کو تاکید ہے کہ اس نبیؐ عرب کی طرف رجوع لاؤ کہ
اسکی طرف راغب ہونا عین میری طرف رجوع ہونا
ہے کیونکہ یہ نبی تم کو میری سارے احکام بتلا دیگا
اور راہ نجات کی تعلیم دیگا۔ اطراف عالم مین اس نبی
اکرم کے ذریعہ سے سب لوگ میری رکوع و سجود مین
سرگرمی کرینگے اور جو زبان میرے نام سے واقف نہین
ہے واقف ہوجائینگے لیکن جو لوگ اس سے بیزاری
کرینگے وہ پشیمان و خوار ہونگے۔

پس یہ علامتین جو کچھ بیان ہوین پیغمبر عرب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مین موجود اور دوسرے وجود مین
مفقود ہین کہ غیر قوم بنی اسرائیل یعنے بنی اسماعیل مین
اپنکا خدا کے طرف سے رسول برپا ہونا خانہ کعبہ زاد اللہ
شرفا کو بتون سے صاف کرکے اسکی تعمیر نو کرنا رکوع و
سجود کی تعلیم اور لا الہ الا اللہ کی دعوت اطراف عالم
مین اور دین الہی تمام روے زمین پر چندہی روز مین
پھیل جانا۔ ہر اک زبان یعنے روم و شام و ترک و حبشہ
و فارس و عرب یہود و نصاری وغیرہ تمام اقوام کا
اس دین متین مین داخل ہونا منکرین و منافقین
و حاسدین کا قرار واقعی پشیمان و خوار ہونا۔
خصوصا یہود و نصاری کی خانہ بدوشی جلاء وطنی
و قتل و اسیری زن و فرزند کی جدائی املاک و باغات
و زمین ترددی وغیر ترددی کی ضبطی امکنہ و قصرہا
کی ویرانی و مسماری وغیرہ وغیرہ۔ اور چونکہ وعدہ
الہی ہر زمانہ و ہر ساعت مین علی الدوام سچا رہتا ہے
اسلئے منکرین کو پشیمانی و خواری آجتک نصیب ہوتی
چلی جاتی ہے۔ صورت اس واقعہ عجیب و غریب کی یہ ہے
کہ علماء مسیحی جو فی الواقع منکرین مسیح و پیغمبر عرب علیہم السلام
ہین بزعم غلبہ سلطنت و ریاست رعایائے بیکس و
مظلوم اہل اسلام ہند دعاگوے دولت سرکار
انگلشیہ دام اقبالہا کی محض دل آزاری کی غرض سے
حضرت خاتم المرسلین سید الاولین والآخرین صلی اللہ
علیہ و آلہ الطاہرین کی توہین و اسلام کی کسر شان
مین کلمات لایعنی گلی کوچہ مین بکنے شروع کئے اور
اکثر رسائل اس معاملہ مین پادریون کے طرف
سے تصنیف ہوے۔ اور دو اخبار بنام نہال نور افشان و شمس الاخبار
اسی غرض سے طبع ہوکر عالم مین منتشر ہونے لگے۔ بانے آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔